اَلْحَمدُللهِ رَبِّ العٰلَمِین وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالمُرسَلِین اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُبِاللهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم ط بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ط

مبلغات کی اصلاح کے نکات

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ   وعلی الک و اصحابک یا حبیب اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا بنی اللہ   وعلی الک و اصحابک یا نور اللہ

درود شریف کی فضیلت:۔

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تصنیف فیضان سنت کے چھٹے باب نیکی کی دعوت (حصہ اول) میں لکھتے ہیں: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ منورہ، سردار مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے: اللہ عزوجل کے کچھ سیاح (سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ محافل ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (ذکر کرنے والے) دعا مانگتے ہیں تو فرشتے ان کی دعا پر امین (ایسا ہی ہو) کہتے ہیں جب وہ نبی پر درود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر درود بھیجتے ہیں حتی کہ وہ منتشر (ادھر ادھر) ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ ان خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ مغفرت کے ساتھ واپس جارہے ہیں۔ (جمع الجوامع للسیوطی ج3 ص125 حدیث 775)

شہا اس اجتماع پاک میں جتنے مسلماں ہیں صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

ہو سب کی مغفرت ہو سب پہ رحمت یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم (وسائل بخشش)

صلو علی الحبیب   صلی اللہ تعالی علی محمد

فرمان مصطفٰی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم "مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے"

جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

آیئے! چند اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں

(1) رضائے الٰہی عزوجل، حصول ثواب کی نیت سے بیان سنوں گی۔

(3) نگاہیں جھکا کر، حتی الامکان دوزانو بیٹھ کر بیان سنوں گی۔

(5) حسب حال عزوجل، صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم، رضی اللہ تعالی عنہ و رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہوں گی۔

(6) دوران بیان موبائل فون off رکھوں گی۔

(7) مکمل توجہ کے ساتھ، اپنی اصلاح کی نیت سے بیان سنوں گی۔

(9) اہم اہم مدنی پھول اپنی ڈائری میں تحریر کروں گی۔

(10) بزرگان دین کے واقعات سن کر ذکر صالحین کی برکتیں لوٹوں گی۔

(11) بیان کے دوران جو نیتیں کروائی جائیں گی ان پر ان شآء اللہ عزوجل کہوں گی۔

صلو علی الحبیب   صلی اللہ تعالی علی محمد

پیاری اسلامی بہنو! آج ہمارے درمیان "مبلغات" تشریف فرما ہیں اور خصوصیت کے ساتھ بیان کا موضوع ان ہی سے متعلق ہے کہ "مبلغہ کو کیسا ہونا چاہیے" (مبلغہ کے اوصاف و خصوصیات) "مبلغہ کا درجہ مقام"، "مبلغہ کی اہمیت"، "بیان کرنے سے معذرت / انکار کرنے کی وجوہات اور ان کا حل" سماعت کریں گے۔ ان شآء اللہ عزوجل

صلو علی الحبیب   صلی اللہ تعالی علی محمد

شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تصنیف "فیضان سنت" کے چھٹے باب "نیکی کی دعوت" کے صفحہ نمبر 29 پر تحریر فرماتے ہیں "ہر مسلمان اپنی اپنی جگہ مبلغ ہے خواہ وہ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو یعنی وہ عالم ہو یا امام مسجد، پیر ہو یا مرید، تاجر ہو یا ملازم، افسر ہو یا مزدور، حاکم ہو یا محکوم الغرض جہاں جہاں وہ رہتا ہو کام کاج کرتا ہو اپنی صلاحیت کے مطابق اپنے گرد وپیش کے ماحول کو سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے کوشاں رہے۔"

میں مبلغ بنوں سنتوں کا   خوب چرچا کروں سنتوں کا

یا خدا درس دوں سنتوں کا   ہو کرم بہر خاک مدینہ (وسائل بخشش)

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن "کنز الایمان مع خزائن العرفان" صفحہ نمبر 128 پر پارہ 4 سورہ ال عمران کی آیت نمبر 104 میں ارشاد ہوتا ہے: ترجمہ کنزالایمان "اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائے اور اچھی بات کا حکم دے اور بری سے منع کرے اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔"

مفسر مشہور حکیم الامت، حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان "تفسیر نعیمی" میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اے مسلمانو! تم سب کو ایسا گروہ ہونا چاہیئے یا ایسی تنظیم بنو یا ایسی تنظیم بن کر رہو جو تمام ٹیڑھے (یعنی بگڑے ہوئے) لوگوں کو خیر (یعنی نیکی) کی دعوت دے، کافروں کو ایمان کی، فاسقوں کو تقوے کی، غافلوں کو بیداری کی، جاہلوں کو علم و معرفت کی، خشک مزاجوں کو لذت عشق کی، سونے والوں کو بیداری کی اور اچھی باتوں، اچھے عقیدوں، اچھے عملوں کا زبانی، قلمی، عملی، قوت سے نرمی سے (اور حاکم اپنے محکوم و ماتحت کو) گرمی سے حکم دے اور اچھی بُری باتوں، بُرے عقیدے، بُرے کاموں، بُرے خیالات سے لوگوں کو (اپنے اپنے منصب کے مطابق زبان، دل، عمل، قلم، تلوار سے روکے، مزید فرماتے ہیں: سارے مسلمان مبلغ ہیں سب پر ہی فرض ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیں اور بُری باتوں سے روکیں (تفسیر نعیمی ج4، ص72 بتغیر) کچھ آگے چل کر حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی تفسیر نعیمی میں بخاری شریف کی یہ حدیث پاک نقل کی ہے کہ تاجدار رسالت، شہنشاہ

نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک ہی آیت ہو" (صحیح بخاری ج 2، ص 462 حدیث 3461)

سنتوں کے اے مبلغ ہو مبارک تجھ کو　تجھ سے سرکار بڑا پیار کیا کرتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

(وسائلِ بخشش)

صلو علی الحبیب　صلی اللہ تعالی علی محمد

پیاری اسلامی بہنو! دعوت اسلامی کا فیضان ہے کہ جس کے ذریعے ہمیں اس معاشرے میں مبلغہ کی پہچان اور خود مبلغہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ یوں تو قرآن پاک ہر مسلمان کو مبلغ فرما رہا ہے مگر افسوس! آج مسلمانوں کی بھاری اکثریت بے عملی کے سبب اپنی شناخت، اپنی امتیازی شان، اپنا اس دنیا میں آنے کا مقصد بھلا بیٹھی۔ آج مسلمانوں کی اکثریت بحثیت مبلغ دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے اہم فریضے کی انجام دہی سے یکسر غافل ہے۔ مگر الحمد للہ عزوجل! سنتوں بھری مدنی تحریک **"دعوت اسلامی"** کی برکت کے جس نے سینکڑوں مبلغین / مبلغات فراہم کیے اور کر رہی ہے کہ دنیا بھر میں اس مدنی مقصد کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** ان شآء اللہ عزوجل میں مصروف عمل ہیں۔

مبلغہ کا رتبہ و مقام

پیاری اسلامی بہنو! مبلغین / مبلغات کا درجہ و مقام بہت ہی بلند و بالا و عظمت والا ہے۔ اللہ تبارک و تعالی راہ سنت کے مبلغین / مبلغات کا کلام میں ایسی کشش و تاثیر و جاذبیت پیدا فرماتا ہے کہ ان کی زبان سے نکلا ہوا ہر کلمہ سامعین کے کانوں میں اگرچہ لفظ بن کر پہنچتا ہے مگر یہی کلمہ تاثیر کا تیر بن کر ان کے دل کی گہرائیوں میں پیوست ہو جاتا ہے۔ باعمل مبلغہ اپنے بیان کے ذریعے اسلامی بہنوں کے قلوب میں رقت پیدا کر دیتی ہے اور اپنے بیان کی کشش سے دوسری اسلامی بہنوں میں نیک بننے کا جذبہ ابھارتی ہے۔ کبھی تو ایسا کرم ہو جاتا ہے کہ یہی پُر تاثیر بیان کسی کی ہدایت کا سبب بن جاتا ہے۔ چنانچہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی اپنی مایہ ناز تصنیف "نیکی کی دعوت" کے صفحہ 304 پر یہ حدیث پاک تحریر فرماتے ہیں، نبی حاشر، رسول صابر و شاکر، محبوب رب قادر صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: " اگر اللہ عزوجل تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اونٹ ہوں۔"

حضرت علامہ یحیٰی بن شریف نووی (ن۔وَ۔وی) علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: سُرخ اونٹ اہل عرب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اس لئے ضرب المثل (یعنی کہاوت) کے طور پر سُرخ اونٹوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُخروی امور کو دنیوی چیزوں سے تشبیہ (مثال) دینا صرف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت (کی نعمت) کا ایک ذرہ بھی دنیا اور اس دنیا جیسی جتنی دنیائیں تصور کی جاسکیں ان سب سے بہتر ہے۔ (شرح مسلم للنووی ج 15، ص 175) امیر اہلسنت "وسائلِ بخشش" میں ایک جگہ دعا گو ہیں کہ:

مبلغہ بنوں کاش! میں سنتوں کا　سدا دیں کی خدمت کروں یہ دعا ہے

پیاری اسلامی بہنو! اللہ عزوجل کے دین کی طرف مائل کرنا مبلغہ کے لئے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول و معروف بننے کا ذریعہ بھی ہے اور جو ربِّ قدیر عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہو گیا تو اس کو عطا کئے جانے والے انعام و اکرام کا اندازہ کون لگا سکتا ہے!

آیئے! اس ضمن میں ایک حکایت ملاحظہ فرمایئے!! چنانچہ کتاب "شرح الصدور" میں مرقوم ہے: ابن عساکر علیہ الرحمہ نے ابو الحسن شعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت کیا کہ "میں نے منصور بن عمار رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالی نے مجھ سے دریافت کیا کہ "کیا تو ہی منصور بن عمار ہے؟" میں نے عرض کی کہ "جی ہاں" ارشاد فرمایا "کیا تُو ہی لوگوں کو زُہد کی رغبت اور آخرت کی محبت کی جانب مائل کیا کرتا تھا؟" میں نے عرض کی "جی ہاں" ایسا ہی تھا کہ جب بھی میں کسی مجلس میں بیٹھتا تو اس کو تیرے ذکر سے شروع کرتا پھر تیرے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم پر درود بھیجتا اور پھر تیرے بندوں کو نصیحت کرتا" یہ سن کر اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: میرے بندے نے سچ کہا اس کے لئے آسمان میں کرسی بچھاؤ تاکہ جس طرح یہ دنیا میں میری پاکی اور بڑائی بیان کرتا تھا اسی طرح آسمانوں میں بھی بیان کرے۔

صلو علی الحبیب　صلی اللہ تعالی علی محمد

مبلغہ کی اہمیت

پیاری اسلامی بہنو! معاشرے کی اصلاح کرنے میں بیان کو نمایاں حیثیت و اہمیت حاصل ہے، باعمل و بہترین مبلغہ کا بیان لوگوں کو منفی سوچ کو مدنی سوچ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جب بیان سننے والی اسلامی بہنیں یہی مدنی سوچ اپنے گھروں میں منتقل کرتی ہیں تو کئی گھرانے اصلاح پا کر مدنی ماحول سے وابستہ ہو جاتے ہیں جس سے معاشرے میں خوشگوار اثرات نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ تو ہم غور کریں کہ ایک بیان نے کئی گھرانوں کو مدنی سوچ عطا کر کے سنتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ کر دیا۔

پیاری اسلامی بہنو! تنظیمی نکتہ نظر سے بھی بیان اور خود مبلغہ کی اہمیت کو کئی لحاظ سے سمجھا جا سکتا ہے۔ کسی بھی تنظیم کی ترقی و بقا کا انحصار افرادی قوت کی کثرت اور ذمہ داران کے متحرک ہونے پر ہی ہوتا ہے۔ ایک باعمل اور بہترین مبلغہ جب معیاری و متاثر کن بیان کرتی ہے تو اس کی برکت سے کثیر لوگ تنظیم کا حصہ بننا شروع ہو جاتے ہیں یوں تیزی کے ساتھ تنظیم کا مدنی پیغام لوگوں تک پہنچتا ہے۔

پیاری اسلامی بہنو! غور فرمایئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی سیرت مبارکہ پر کہ آپ ایسے باعمل اور کامل مبلغ ہیں کہ آپ کے پُر تاثیر بیانات و حکمت بھرے مدنی مذاکرے سن کر ہزاروں بلکہ / لاکھوں افراد

گناہوں سے تائب ہو کر نہ صرف سنتوں بھری زندگی گزارنے میں مصروف عمل ہیں بلکہ خود مبلغ بن کر دوسروں کی اصلاح کے لئے کوشاں ہیں۔

یہ امیر اہلسنت کا اخلاص، درد، کڑھن، دینِ اسلام سے محبت اور جذبۂ اصلاحِ امّت ہی ہے کہ جسے امیر اہلسنت نے بذریعہ بیان لوگوں میں منتقل کر کے اس مدنی مقصد کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** ان شآء اللہ عزوجل کے تحت مصروف عمل کر دیا۔سُبحٰن اللہ عزوجل اللہ رب العزت کی امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

(آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم)

صلو علی الحبیب　صلی اللہ تعالی علی محمد

پیاری اسلامی بہنو! ہماری کیسی خوش نصیبی ہے کہ ہمیں مبلغہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ قربان جائیے رب کریم کی رحمت پر کہ وہ جہاں مبلغہ کو بے شمار اعزاز واکرام سے نوازتا ہے وہیں اس کے لئے ثواب جاریہ کے دروازے کھول کر قیامت تک کے لئے راحت و خوشی کا سامان بھی فراہم کر دیتا ہے۔ مبلغہ کے بیان کی اہمیت اس مثال سے سمجھئے! کہ کسی زمین میں ایک بیج اگایا، اُس سے پودا نکلا پھر وہ تناور درخت بن گیا اور پھر اس میں منوں کے حساب سے بہترین خوش ذائقہ پھل لگے، پھر وہ پھل کھائے گئے اور اس کے بعد ان کھائے ہوئے پھلوں کے بیج بھی اُگا دیئے گئے ان سے بھی حسب سابق پودے اور درخت اگے۔ یوں صرف ایک بیج سے لاتعداد پھلوں اور درختوں کا حصول کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری و ساری ہو گیا۔ پس مبلغہ کا بیان، زمین میں اُگائے جانے والے بیج کی مانند ہے۔ اس کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ شرکاء اسلامی بہنوں کے دل و دماغ میں ہلچل مچا دیتے ہیں گویا اُس بیج سے پودا نمودار ہو گیا اور جب اس کے پُر اخلاص بیان کی برکت سے لوگ نیک بننا شروع کر دیں، گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیں۔ رب عزوجل کی اطاعت والے کاموں پر استقامت سے نواز دیئے جائیں تو گویا اب وہ ننھا سا پودا تناور درخت بن گیا۔ غور فرمائیے!!

پیاری اسلامی بہنو! ان کے نیک بننے اور اصلاح پانے کا سبب چونکہ مبلغہ ہی بنی لہذا ان تمام نیک اعمال کا ثواب اُسے ملتا رہے گا۔ یہ گویا اُس نے اور دوسروں نے لگائے ہوئے پھلوں کو کھایا اور پھر نیک بننے والیاں ان نعمتوں کے حصول کے ساتھ ساتھ دوسروں کو نیک بنانے اور ان کی اصلاح کرنا شروع کر دیں اور وہ مزید دوسروں کو تو گویا کھائے ہوئے پھلوں کے بیجوں کو اُگا دیا گیا اب یہ سلسلہ ان شآء اللہ عزوجل تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ اسی بات کا اظہار امیر اہلسنت اپنے اس شعر میں فرماتے ہیں:

میں تو اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر　ایک ایک آتا گیا، کارواں بنتا گیا

دعوت اسلامی کے اوائل کی بات ہے کہ جب امیر اہلسنت صرف ایک ہی مبلغ تھے دن میں کئی کئی سنتوں بھرے بیانات فرماتے۔ آہستہ آہستہ امیر اہلسنت سے فیض یاب ہو کر دیگر مبلغین بنتے گئے آج دعوت اسلامی میں سینکڑوں مبلغین / مبلغات تیار ہو چکے ہیں اور مزید آگے کی جانب کی کوچ جاری ہے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوت اسلامی　صدقہ تجھے اے ربّ غفار مدینے کا (وسائل بخشش)

ایک باعمل، متقی و پرہیزگار اور کامل مبلغ (امیر اہلسنت) نے دنیا بھر میں سنتوں کی کیسی دھوم مچادی۔۔!!
اللہ تعالی امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے اخلاص کے صدقے ہمیں بھی مخلص اور باعمل مبلغہ بنادے۔

صلو علی الحبیب　صلی اللہ تعالی علی محمد

مبلغہ کو کیسا ہونا چائیے؟ (مبلغہ کے اوصاف وخصوصیات)

آئیے "مبلغہ کو کیسا ہونا چاہئے!" (مبلغہ کے اوصاف وخصوصیات) کو توجہ کے ساتھ سنتے ہیں۔

(1) **حسن اخلاق**: حسن اخلاق مبلغہ کا سب سے بڑا وصف ہے، شیخ طریقت امیر اہلسنت بانئ دعوت اسلامی فرماتے ہیں **"دل تلوار سے نہیں حسن اخلاق سے ہی جیتا جاسکتا ہے"** حسن اخلاق تو ہمارے پیارے میٹھے مکی مدنی آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے ہمیں اس سنت مبارکہ پر عمل کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے حسن اخلاق کا کیا کہنا!
اللہ تبارک تعالی عزوجل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے اخلاق کریمہ کی تعریف کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے،

ترجمہ کنزالایمان **"بے شک تمہاری خُو بُو بڑی شان کی ہے"**

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا　تیری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا!　تیرے خالقِ حسن و ادا کی قسم (حدائق بخشش)

کتاب "مکاشفۃ القلوب" میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ **"میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا خلق قرآن تھا"**

پیاری اسلامی بہنو! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے کیسٹ بیان بنام "حسن اخلاق (1)" میں فرماتے ہیں: جو مبلغین ہیں جو احیائے سنت کے لئے کام کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں تو "حسن اخلاق" ان کے لئے بہت بڑا ہتھیار ہے۔ "حسن اخلاق" اس میں کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا لیکن آگے والے کا دل خوش ہو جاتا ہے اور "ثواب" اس میں اس قدر ہے کہ جس کہ انتہا نہیں، لہذا اگر ہم اپنی زبان کو جتنی مٹھاس اور چاشنی سے مزین کریں گے اُسی قدر ہم کامیاب ہوں گے۔

ہر صفت تیری لازوال آقا — بالیقیں تم ہو بے مثال آقا
میں ہوں بد خُلق و بد خِصال آقا — تم ہو خوش خُلق و خوش مقال آقا
بد خصائل نکال کر سرور — دو بنا مجھ کو خوش خِصال آقا
حسن اخلاق اور نرمی دو — دور ہو خوئے اِشْتِعال آقا

(وسائل بخشش)

آیئے نیت کر لیتے ہیں کہ خوش اخلاق کو اپناتے ہوئے سنتوں کی خدمت کرتے رہیں گے۔ ان شآء اللہ عزوجل

پیاری اسلامی بہنو! بزرگوں نے فرمایا ہے کہ خوش اخلاق وہ ہے جو شر میلا، راست گو، دوسروں کی بھلائی چاہنے والی، فضول کاموں سے بچنے والی، بندگی بہت زیادہ کرنے والی، شفقت کرنے والی، صبر و شکر کرنے والی، بردبار، عاجزی کرنے والی، لمبی امیدیں نہ باندھنے والی ہوتی ہے، غیبت، چغلی، حسد و کینہ سے پرہیز کرتی ہے، عجلت پسندی نہیں ہوتی، اس کی دوستی و دشمنی صرف اللہ عزوجل کے لئے ہوتی ہے۔ آیئے! ان اوصاف کے بارے میں توجہ کے ساتھ سنتے ہیں۔

(i) **راست گوئی** (سچائی) جھوٹ گناہ کبیرہ ہے اور ایک مبلغہ کا اس سے پرہیز کرنا بے حد ضروری ہے کیوں کہ اس سے اس کی زبان کی تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔

(ii) **شرم و حیا:** حیا جو اخلاق کی ایک بہت ہی اہم خصلت ہے اور میرے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اتنے حیادار تھے کہ بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ "آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کنواری پردہ نشین لڑکی سے زیادہ باحیا تھے"۔ اس سے پتہ چلا کہ حیادار ہونا یہ ایک عورت کا خاص وصف ہوتا ہے اور میری پیاری اسلامی بہنو! ایک مبلغہ کو تو ان معاملات میں بہت زیادہ محتاط ہونا چاہیے۔ یاد رہے کہ "مبلغہ" ہر جگہ "مبلغہ" ہی ہے لہذا پردہ پر خاص توجہ رہنی چاہیے جسم کے ساتھ ساتھ آواز کا بھی پردہ ہے لہذا راہ چلتے وقت اگر بات کرنے کی ضرورت پڑے یا سفر کے دوران یا کسی کے گھر نیکی کی دعوت کے لئے جائیں تو اس بات کا مکمل دھیان رہے کہ آواز ضرورت سے زیادہ بلند نہ ہونے پائے کیوں کہ اس طرح گناہ گار ہونے کے ساتھ ساتھ مبلغہ کی شخصیت کے حوالے سے بھی دوسروں پر اچھا تاثر قائم نہیں ہوتا، زور زور سے بات کرنا یا اونچی آواز میں بات کرنا حیا کے منافی ہے یاد رہے کہ حیا اخلاق کی ایک بہت ہی اہم خصلت ہے۔

(iii) **دوسروں کی بھلائی چاہنے والی:** ایک مبلغہ کو یہ بات بخوبی سمجھ لینی چاہئے کہ اس کے دل میں اپنی ہر مسلمان بہن کے لئے ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ ہی ہو چاہے کوئی مذاق اُڑائے، دل دکھائے کیوں کہ اگر ہم نے اس معاملے میں کوتاہی اختیار کی یا ذرا سی بے احتیاطی برتی تو یہ عظیم نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ نیکی کی دعوت کا یہ بھی ایک موثر ترین انداز ہے کہ ہم دوسروں کے کام آئیں۔ کوئی ہمارے ساتھ کتنا ہی برائی سے پیش آئے ہم اس کو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے اس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرتے رہیں اور اس کے ساتھ بھلائی سے پیش آتے رہیں ان شآء اللہ عزوجل ایک دن ضرور اس کی اصلاح ہو جائے گی اور اگر وہ راہ راست پر نہ بھی آئی تب بھی ہمیں خیر خواہی کا ثواب تو ضرور ملے گا۔

(iv) **بہت کم فضول کاموں میں پڑنے والی:** پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا فرمانِ توجہ نشان ہے کہ "فراغت کو مصروفیت سے پہلے غنیمت جانو"۔

پیاری اسلامی بہنو! ہمیں اپنے وقت کی قدر پہچاننی نہایت ضروری ہے فالتو وقت گذرنا کتنے بڑے نقصان کی بات ہے اس کا اندازہ ہم اس حدیث پاک سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، سرور ذیشان، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے "جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کو دنیا کی کسی چیز کا بھی افسوس نہیں ہو گا سوائے اس ساعت (گھڑی) کے جو دنیا میں اللہ عزوجل کے ذکر کے بغیر گزر گئی۔ (رسالہ انمول ہیرے)۔

ایک مبلغہ کو تو اس معاملے میں بے حد حساس ہونا چاہئے کیوں کہ اللہ عزوجل نے اپنے کرم سے اسے اتنی بڑی ذمہ داری عطا کی تو اس ذمہ داری کو ادا کرتے ہوئے اسے یہی فکر ہوتی ہے کہ کب، کیسے، کہاں اور کس طرح نیکی کی دعوت دی جائے؟ کیسے فلاں کو اجتماع کے لئے راضی کیا جائے؟ کس طرح ترغیب دلاؤں کہ فلاں فوراً ہی تربیتی حلقے کی پابندی اختیار کر لے؟ اپنے وقت کی کس طرح تقسیم کروں؟ کہ گھر کی ہر ذمہ داری بھی احسن طریقے سے ادا کر سکوں اپنی اصلاح بھی کرتی رہوں اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش بھی جاری رکھ سکوں تو یہ مدنی فکر ایک مبلغہ کو فضول کاموں میں مبتلا ہونے ہی نہیں دیتی اور وہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ یادِ الٰہی عزوجل میں بسر کرتی ہے اللہ عزوجل ہمیں حقیقی فکرِ مدینہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

میرے میٹھے میٹھے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ "زندگی کا جو دن نصیب ہو گیا اسی کو غنیمت جان کر جتنا ہو سکے اس میں اچھے اچھے کام کر لئے جائیں تو بہتر ہے، کہ کل نہ جانے لوگ ہمیں "جناب" کہہ کر پکارتے ہیں یا "مرحوم" کہہ کر۔ ہمیں اس بات کا احساس ہو یا نہ ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ ہم اپنی موت کی منزل کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ رواں دواں ہیں۔ زندگی کا ہر سانس انمول ہوتا ہے ایک ایک سانس کی قدر کیجئے کہیں بے فائدہ نہ گزر جائے، ایک ایک لمحے کا حساب کرنے کی عادت ڈالیں کہ کہاں بسر ہو رہا ہے اور اس کوشش میں لگے رہیں کہ زندگی کی ہر ہر ساعت مفید کاموں ہی میں صرف ہو۔" (رسالہ انمول ہیرے)

(v) **نرمی و شفقت کرنے والی:** قرآنِ مجید میں اللہ عزوجل کا فرمانِ عالی شان ہے، ترجمہ کنز الایمان "اپنے رب عزوجل کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔" (پارہ 14، ع 22)

اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے پروردگار عزوجل نے ہمیں احسن طریقے سے دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے کی تلقین فرمائی ہے لہٰذا نیکی کی دعوت دیتے ہوئے نرمی اور شفقت اختیار کرنی چاہئے۔ مبلغہ کے لئے ضروری ہے کہ جس کی اصلاح کرنے کی کوشش کررہی ہے اس کے لئے اپنے دل میں رنجیدہ ہو اور دل سوز رہیں، نیز شفقت کی نظر سے اس کو دیکھیں اور اس کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں اور اگر بالفرض کبھی کوئی برا سلوک بھی کر بیٹھے تب بھی اس کے ساتھ نرمی و شفقت ہی کا معاملہ رکھے۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی شفقت کا ایک ایمان افروز واقعہ پیش خدمت ہے "پہلے پہل امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ موسیٰ لین باب المدینہ (کراچی) میں ایک فلیٹ میں رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ پڑوس میں رہنے والی خاتون کی آپ کے گھر والوں سے کچھ بدمزگی ہوگئی۔ اس خاتون نے اسی وقت گھر میں موجود اپنے بچوں کے ابو کو سارا قصہ اپنے انداز میں جا سنایا۔ وہ اس کی بات سن کر بھڑک اٹھا اور خطرناک تیور لئے آپ کے گھر پہنچا اور آپ سے ملنے کا تقاضہ کیا۔ لیکن آپ اس وقت راہ خدا عزوجل میں مدنی قافلے میں سفر اختیار کئے ہوئے تھے یہاں سے ناکام ہونے کے بعد وہ اُس مسجد میں جا پہنچا جہاں آپ امامت فرماتے تھے اور آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے خلاف واویلا مچانا شروع کر دیا اور مختلف قسم کی دھمکیاں دے ڈالیں اور جب امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مدنی قافلے سے واپس مسجد پہنچے تو آپ کو اس کے بارے میں بتایا گیا، آپ نے تحمل مزاجی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی انتقامی کاروائی نہ کی بلکہ اس کو منانے کی فکر میں لگ گئے۔ چند دن بعد مسجد سے گھر کی طرف جاتے ہوئے وہی شخص اپنے گھر کے باہر کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوا مل گیا۔ آپ اسے دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھ گئے اور سلام کیا، آپ کو دیکھ کر اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمودار ہوئے لیکن آپ نے اس کے غصے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نہایت نرمی اور شفقت سے کہا۔ بھائی! آپ تو بہت ناراض دکھائی دیتے ہیں؟ آپ کا پیار بھرا انداز دیکھ کر اس کا دل پسیج گیا اور اس کی ناراضگی دور ہوگئی۔ یہاں تک کہ وہ بااصرار آپ کو اپنے گھر لے گیا اور ٹھنڈے مشروب سے آپ کی تواضع کی۔ (رسالہ جنتی محل کا سودا)

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

بنادو صبر و رضا کا پیکر | بنوں خوش اخلاق ایسا سرور
رہے سدا نرم ہی طبیعت | نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

دیکھا پیاری اسلامی بہنو امیر اہلسنت کی شفقت اور نرمی نے کیسے ان اسلامی بھائی کو موم کر دیا۔ اللہ عزوجل ہم سب کو نرمی کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ اسی طرح امیر اہلسنّت ایک بار مسجد میں بیان فرمارہے تھے اور آپ نے کسی اچھی بات کی نیت کروائی تو ایک شخص نے اعتراض کرتے ہوئے کہا: "میں مسجد میں وعدہ نہیں کرنا۔" امیر اہلسنّت نے اس کو آگے بڑھ کر گلے سے لگالیا اور کہا کہ "یہ کتنا اچھا آدمی ہے کہ سوچ کر نیت کرتا ہے۔"

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! اعتراض کرنے والا امیر اہلسنّت کے اس انداز سے متاثر ہو کر مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (حوالہ: دلوں کی راحت: Ep 16)

(vi)**مخلص و عاجزی کی خوگر:** فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تنبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں اس کا خلاصہ عرض کروں گی کی "نیکی کی دعوت دینے والے کو چاہئے کہ اس عمل سے اللہ عزوجل کی رضا اور دین کی سربلندی کا قصد کرے اور اپنی کوئی غرض پیش نظر نہ ہو کیوں کہ اگر اللہ عزوجل کے دین کی سربلندی اور اس کی رضا کی نیت ہوگی تو اللہ عزوجل کی طرف سے اس کی خاص مدد کی جائے گی اور اگر کوئی نفسانی خواہش آگے رکھی تو اللہ عزوجل اسے اپنی مدد سے محروم فرمادے گا۔"

پیاری اسلامی بہنو! واقعی انسان بڑی آزمائش میں پڑ جاتا ہے کیوں کہ دین کے کاموں میں اخلاص حاصل ہونا یہ نہایت ہی مشکل امر ہے شیطان اس قدر مکاری کے ساتھ مبلغہ کی نیت سے کھیلتا ہے کہ اسے پتہ تک نہیں چلتا اور وہ بے چاری شیطان کے ہاتھوں شکست کھا چکی ہوتی ہے۔ مبلغہ کے دل میں بعض اوقات یہ بات آتی ہے کہ میں تو بہت اچھا بیان کرتی ہوں لوگ میری تعریف کیوں نہیں کرتے؟ میری واہ واہ کیوں نہیں کی جاتی؟ فلاں کو میرے مقابلہ میں کوئی زیادہ عزت ملی؟ جب بھی مجھے بیان کے لئے کہا جاتا ہے میں تو کبھی انکار نہیں کرتی لہٰذا ذمہ داران کو مجھے زیادہ توجہ دینا چاہئے۔ میں جب کہیں اجتماع ذکر و نعت میں جاؤں تو مجھے نمایاں اور اچھی جگہ پر بٹھائیں، میری آؤ بھگت ہو، شیرینی یا کھانے کا زیادہ حصہ مجھے ملے۔

اب ہم غور کریں کہ اگر کسی مبلغہ کے دل میں یہ خواہشات پیدا ہو رہی ہیں تو اس کی وجہ کیا یہ نہیں کہ چونکہ انہیں مبلغہ بننے کا "شرف" ملا اس لئے اب ان تمام معاملات کی توقع کی جارہی ہے اور یہ خواہشات پوری نہ ہوں تو دل میں رنج و افسوس کی کیفیت پیدا ہو جانا۔ یہ اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ بیان اللہ عزوجل کی رضا کے لئے نہیں بلکہ اپنی واہ واہ اور "اہمیت" بڑھانے کے لئے کیا جارہا ہے ذرا ماضی میں جھانک کر دیکھیں کہ ہمارا اسلاف کا کردار نیکی کی دعوت کی راہ میں کیسا ہوا کرتا تھا، وہ کیسی کیسی صعوبتیں برداشت کرتے تھے اور حب جاہ یعنی عزت کی خواہش سے کس قدر بچتے تھے۔ چنانچہ سیدنا امام محمد غزالی اپنی مایہ ناز تصنیف "کیمیائے سعادت" میں لکھتے ہیں، صحابہ کرام علیھم الرضوان ایک شخص کی بہت تعریف کر رہے تھے اتفاق سے عین اسی وقت وہ خود بھی وہاں آپہنچا۔ صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم یہی وہ شخص ہے جس کی ہم ابھی ابھی تعریف کر رہے تھے سرکار صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا "مجھے تو اس میں منافقت کی علامات دکھائی دے رہی ہیں"۔ سب کو اس ارشاد پر بے حد تعجب ہوا، سرکار صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اے شخص تجھے خدا عزوجل کی قسم ہے تو سچ سچ بتادے کہ کیا تیرے دل میں یہ خیال نہیں آیا کرتا کہ تو اس قوم کا بہترین شخص ہے" اس نے جواب دیا سچ تو یہ ہے کہ مجھے یہ خیال آتا رہتا ہے

حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے نور نبوت سے اس کی باطنی خباثت کو ملاحظہ فرمالیا تھا اس لئے اس کو منافقت سے تعبیر فرمایا، (جو بالکل صحیح نکلا) اللہ عزوجل کرے کہ ہمارے دلوں سے "میں" کی مصیبت اور انانیت نکل جائے اور خصوصاً ہر مبلغہ اور عموماً ہر اسلامی بہن کو اخلاص کی دولت عطا ہو جائے۔ (آمین)

میرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی

صلو علی الحبیب صلی اللہ تعالی علی محمد

(vii) **برد بار، سنجیدہ اور صبر کرنے والی:** مبلغہ کا بردبار اور ملنسار ہونا بے حد ضروری ہے، اگر مبلغہ غیر سنجیدہ گفتگو کی عادی ہو، بہت زیادہ باتیں کرنے والی یا غیر ضروری باتیں کرنے والی، بات بات پر ہنسنے والی، بہت جلد غصہ میں آجانے والی ہو تو پھر لوگوں کا اس کی دعوت پر دین کی طرف مائل ہونا مشکل ہی کیا ناممکن ہے کیونکہ عموماً ایسی اسلامی بہن جو باتونی، غیر سنجیدہ اور جلد غصے میں آنے والی ہوتی ہیں، لوگوں کے سامنے کچھ کا کچھ بول جاتی ہیں اور اس کے نتیجے میں دین کو زبردست نقصان پہنچتا ہے اسی طرح اگر ہم بیان کر رہے ہوں اور کوئی اسلامی بہن کھڑی ہو جائے تو اس پر اسپیشل طور پر اعتراض نہ کیا جائے، ہو سکتا ہے یہ کسی مجبوری کی وجہ سے کھڑی ہوئی ہو، چند افراد کے سامنے کسی کی تحقیر کسی شخص کو ماحول سے دور کر سکتی ہے۔ (حوالہ: دلوں کی راحت Ep 16) اے کاش! ہم سب کو ہر عضو کا قفلِ مدینہ نصیب ہو جائے۔ بلاضرورت ہنسنے کی مصیبت سے بھی ہمارا پیچھا چھوٹ جائے اور اپنی ذات کے لیے ہمیں کبھی بھی غصہ نہ آئے۔ (آمین)

پھر زیادہ باتونی انسان کے لیے غیبت، چغلی سے پرہیز ناممکن ہو جاتا ہے اور یہ کتنی بڑی آفتیں ہیں اس کا ہم سب کو ہی اندازہ ہے۔

(viii) **اے کاش کہ ہماری دوستی اورہماری دشمنی** بھی صرف اللہ عزوجل کے لیے ہو جائے کیونکہ وہی مبلغہ کامیاب ہیں جو ایسا کرتی ہیں، تو میری پیاری اسلامی بہنو! ایک مبلغہ کو چند مخصوص لوگوں کا ہو کر رہ جانے سے مکمل پرہیز کرنا چاہیئے یعنی ذاتی دوستیوں سے مکمل بچنا چاہیئے کیونکہ لوگ مبلغہ کا بیان سُن کر اس کے قریب آتے ہیں اگر ان کی دوستی مخصوص لوگوں کے ساتھ ہو گی تو باقی اس کے قریب نہیں آسکیں گی اور اس طرح وہ مدنی ماحول کے قریب بھی نہیں آپائیں گی، میری پیاری اسلامی بہنو! مبلغہ کے لیے "ذاتی دوستی" کا عمل بے حد نقصان دہ ہے اور یہ وہ عمل ہے جس سے بچنا مدنی انعامات میں بھی شامل ہے تو اس کے نقصان کا اندازہ ہم سب بالخصوص "مبلغہ" بخوبی لگا سکتی ہے۔

صلو علی الحبیب صلی اللہ تعالی علی محمد

آیئے! مزید مبلغہ میں کون کون سی خصوصیات واوصاف کا ہونا اہم ترین ہے توجہ کے ساتھ سنتے ہیں۔

(2) **مبلغہ کا باعمل ہونا:** قرآن مجید میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: پارہ 28، ع 9 ترجمہ کنزالایمان: "اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے"

مبلغہ کے لئے لازمی ہے کہ جو بیان کر رہی ہے اس پر خود بھی عمل پیرا ہو بزرگان دین رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس مبلغہ کے بیان میں اثر نہیں ہوتا جو خود عمل نہیں کرتی۔ لہٰذا ہم جو بھی اچھی بات دوسروں کو بتائیں یا برائی سے روکیں تو ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم بھی اس اچھی بات پر عمل پیرا ہوں اور اس برائی سے بچتے ہوں، چنانچہ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "احساس ذمہ داری" صفحہ 22 پر بخاری شریف کی یہ حدیث پاک موجود ہے: "قیامت کے دن ایک شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس طرح جہنم میں چکی پیستا ہو گا جس طرح گدھا چکی چلایا کرتا ہے یہ دیکھ کر جہنمی لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں ارے تو بھی جہنم کے اندر عذاب میں مبتلا ہے حالانکہ تو تو وہ شخص ہے کہ دنیا میں لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیا کرتا تھا اور بری باتوں سے منع کیا کرتا تھا تو وہ شخص یہ جواب دے گا کہ میں لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیا کرتا تھا مگر خود اچھے کام نہیں کرتا تھا اور میں دوسروں کو تو بری باتوں سے منع کرتا تھا مگر میں خود ان برے کاموں کو کرتا تھا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العلم ج1 ص72)

لہٰذا اپنے بیان پر خود بھی عمل کرنا ضروری ہے اگر خود عمل نہ کیا تو یہ آخرت کے لئے بھی نقصان دہ ہے اور لوگ بھی مبلغہ سے بدظن ہوں گے۔ مثال کے طور پر پردے پر بیان کیا اور خود مبلغہ پردہ نہ کرے یا قفل مدینہ پر بیان ہو اور مبلغہ بیان کے بعد قہقہہ لگا رہی ہو تو اس سے لوگ کیا تاثر لیں گے!!!! ۔ اے اللہ عزوجل تجھے میرے شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا واسطہ ہمیں باعمل مبلغہ بننے کا شرف عطا فرما۔ (آمین)

پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھیں کہ "دعوت اسلامی ہماری پہچان ہے اور ہم دعوت اسلامی کی پہچان ہیں" ہماری ذرا سی بے احتیاطی عظیم نقصان کا باعث بن سکتی ہے دعوت اسلامی ہیں یہ دعوت اسلامی کا لہلہاتا گلشن امیر اہلسنت نے اپنے خون سے سینچا ہے لہٰذا ہمیں نہ صرف اپنے بیان بلکہ اپنے کردار سے بھی اس کی حفاظت کرنا ہے۔

اللہ اس سے پہلے ایماں پہ موت دے دے

نقصاں میرے سبب سے ہو سنتِ نبی کا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

(وسائل بخشش)

(3) سادگی و نفاست پسندی

پیاری اسلامی بہنو! فطرتِ سلیمہ سادگی وصفائی ستھرائی کو پسند کرتی ہے۔ مبلغہ کا تعلق چونکہ عوام اسلامی بہنوں سے زیادہ رہتا ہے لہٰذا مبلغہ کو سادگی اختیار کرتے ہوئے ناجائز فیشن سے بچتے ہوئے نہ صرف شادیوں، نجی تقریبات بلکہ ہر جگہ شریعت وسنت کی آئینہ دار بن کر رہنا چاہئے۔ اپنا لباس، برقع، پرس، جوتے، قلم، گھڑی ہر چیز سادہ ہی استعمال

کی جائے۔ نت نئے فیشن والے چست، رنگین اور دیدہ زیب برقع پہننے سے اجتناب بے حد ضروری ہے کیوں کہ مدنی ماحول میں اس طرح کے افعال مناسب نہیں لگتے۔

ہمارے شیخ طریقت، امیر اہلسنت کی طبیعت مبارکہ میں بھی بے حد سادگی ہے۔ آپ سادہ عمامہ و سادہ لباس ہی زیب تن فرماتے ہیں اور سادگی تو ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی سنت مبارکہ بھی ہے۔

تری سادگی پہ لاکھوں، تری عاجزی پہ لاکھوں ہوں سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

(وسائل بخشش)

(4)انفرادی مطالعہ

"انفرادی مطالعہ" یہ ایک کامیاب مبلغہ کی اہم ترین خوبی ہے لہٰذا ہر مبلغہ کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ روزانہ کچھ نہ کچھ وقت "انفرادی مطالعہ" کو ضرور دیں اور انفرادی مطالعہ کرنا یہ تو ہمارے 63 مدنی انعامات میں بھی شامل ہے جو مبلغہ عاملہ مدنی انعامات ہوگی وہ ضرور مطالعہ کرنے کی عادی ہوگی الحمد للہ عزوجل! انفرادی مطالعہ کی برکت سے تحصیل علم دین اور بزرگان دین کی صحبت نصیب ہوتی ہے، ذہن کھلتا اور علم بڑھتا ہے جو بیان تیار کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے کیوں کہ جو مبلغات مطالعہ کرنے کی عادی نہیں ہوتیں وہ اکثر کتابیں ڈھونڈتیں پریشان دکھائی دیتی ہیں۔ آیئے نیت کرلیتے ہیں کہ "انفرادی مطالعہ" کی عادت بنائیں گے۔ان شآء اللہ عزوجل

(5)اپنی شخصیت نہ بننے دینااورامیراہلسنت ودعوت اسلامی پلانا

پیاری اسلامی بہنو! کامیاب مرید وہ ہے جو لوگوں کو اپنے گرد گھمانے کے بجائے اپنے پیر کے قدموں میں لا کر ڈال دے"۔الحمد للہ عزوجل! دعوت اسلامی میں شخصیت صرف "امیر اہلسنت" ان کے شہزادگان اور شہزادی ہیں لہٰذا مبلغہ کو چاہئے کہ وہ اپنی شخصیت بنانے کے بجائے دورانِ بیان اور انفرادی کوشش کرتے وقت بھی شرکاء اسلامی بہنوں کو دعوت اسلامی اور امیر اہلسنت کی ذاتِ مبارکہ سے متعارف کروانے کے ساتھ ساتھ ان کی محبت گھول گھول کر پلائے۔اے کاش!! ہماری کوئی مجلس، کوئی بیان، کوئی نشست، کوئی مدنی مشورہ "ذکر امیر اہلسنت" سے خالی نہ ہو۔ آیئے نیت کرلیتے ہیں کہ اس کے مطابق عمل کی کوشش کریں گے۔ان شآء اللہ عزوجل

(6)وقت کی پابندی

یہ مبلغہ کا سب سے اہم ترین وصف ہے، ایک کامیاب مبلغہ کے لئے وقت کی پابندی انتہائی ضروری ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مبلغہ کے تاخیر سے آنے کی بناء پر بیان میں تاخیر ہوجاتی ہے اور "ارجنٹ مبلغہ" کے ذریعے بیان کروانے میں بہت آزمائش کا سامنا ہوتا ہے اور مدنی کام کا نقصان الگ کیوں کہ ارجنٹ مبلغہ اس انداز و ترکیب سے بیان نہ کرسکے گی جو بیان پہلے سے تیاری کے ساتھ کیا جائے اور یوں بیان کی صحیح ثمرہ (aut put) نہ مل سکے گی لہٰذا "وقت کی پابندی" انتہائی اہم ترین ہے۔ منقول ہے: "وقت کی پابندی یہ شخصیت کا زیور ہے" آیئے نیت کرلیتے ہیں کہ وقت کی پابندی کریں گے۔ ان شآء اللہ عزوجل

(7)نگاہیں جھکا کر بیان کرنا

1 تا 3 اپریل 2011 شوریٰ وکابینہ کے مدنی مشورے کے مدنی پھول میں آتا ہے "نگاہیں جھکا کر گفتگو اور بیان کرنے کی کوشش کریں، اکثر نگاہیں جھکا کر رکھنا سنت ہے"

آقا کی حیا سے جھکی رہتی نظر اکثر آنکھوں پہ میرے بھائی لگا قفل مدینہ (وسائل بخشش)

پیاری اسلامی بہنو! یہ مدنی پھول "مبلغات" کے لئے اہم ترین ہے اور اس پر عمل اسی صورت میں ممکن ہے جب ہمارا آنکھوں کے "قفل مدینہ" پر عمل ہوگا تو بیان کرتے وقت بھی ان شآء اللہ عزوجل اس نیت پر عمل رہے گا۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو بھی یوں ہی دیکھا گیا ہے کہ بیان کرتے وقت آپ کی نظریں جھکی رہتی ہیں۔ اسکی عادت بنانے کے لئے ابتداً "قفل مدینہ عینک" کا استعمال انتہائی مفید ترین ہے جب نگاہیں نیچی رکھنے کی مکمل عادت بن جائے گی تو یہ عمل مشکل نہیں لگے گا۔ یاد رہے! دوسروں کے چہرے پر نگاہ ڈالتے ہوئے گفتگو یا بیان کرنا سنت نہیں ہے۔ اے کاش! پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی نیچی نگاہوں کا صدقہ "نگاہیں نیچی رکھنا" ہماری عادت بن جائے۔

آنکھوں پہ میں قفل لگالوں شرم و حیا سے نظریں جھکالوں
کاش! میں چھوڑ دوں نظریں گھمانا مرشد دے دو قفل مدینہ
واسطہ اُن کی نیچی نگاہ کا کاش! بنوں میں پیکر حیا کا
ہادی دے دو ایسا قرینہ مرشد دے دو قفل مدینہ

(8)مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ محاسبہ

پیاری اسلامی بہنو! وہ مبلغہ کامیاب ہے جو عاملہ مدنی انعامات ہے کیوں کہ با عمل کی بات جلد اثر انداز ہوتی ہے اور مدنی انعامات ظاہر و باطن کو نکھار کر روحانیت اور تقویٰ سے آراستہ کر کے اعلیٰ کردار کا حامل بنانے میں معاون ہے۔ مدنی انعامات کے ذریعے سنتوں بھری زندگی گزارنے کی سعادت، عشقِ رسول و خوف خدا کی دولت میسر آتی ہے جو کہ مبلغہ کے لئے انتہائی ضروری ہے اور روزانہ محاسبہ فکر مدینہ سے نیکیوں پر استقامت نصیب ہوتی ہے اور عمل کا جذبہ بڑھتا ہے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت اپنے نعتیہ کلام "وسائل بخشش" میں مدنی انعامات پر عمل کرنے والوں کے لئے جنت میں سرکار صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے ساتھ داخلے کی دعا فرماتے ہیں:

اپنائے جو سدا "مدنی انعامات" میری دعا ہے خُلد میں جائے نبی کے ساتھ

آیئے! نیت کرلیتے ہیں کہ اس کے مطابق عمل کی کوشش کریں گے ان شآء اللہ عزوجل

بیان کرنے سے معذرت(انکار)کرنے کی وجوہات اور ان کا حل

پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے مبلغہ کا درجہ و مقام، اس کی اہمیت اور ایک مبلغہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ اس کے بنیادی اوصاف و خصوصیات کو سماعت کیا اور اسی میں یہ بھی سنا کہ مبلغہ پر کیسے کیسے انعام و اکرام اور رحمت الٰہی عزوجل کی برسات ہوا کرتی ہے اور آخرت میں بھی اس کا جو اجر و ثواب ہے۔ مگر بعض اوقات یہ سب معلومات ہونے کے باوجود نفس و شیطان ہمیں اس عظیم سعادت کو حاصل کرنے سے محروم کر دیتا ہے، حالانکہ اگر اس کے فضائل پر غور کیا جائے تو کوئی بھی ذی شعور اس کے ذریعے ملنے والے آخرت کے کثیر اجر و ثواب و منافع سے محروم رہنا پسند نہیں کرے گا۔ آیئے "بیان کرنے سے معذرت (انکار) کرنے کی وجوہات اور ان کے حل" کو توجہ کے ساتھ سنتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ نیت بھی کر لیتے ہیں کہ جب بھی ہمیں بیان کے لئے کہا جائے گا تو ہم محض اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر حاضر ہو جایا کریں گے۔ ان شآء اللہ عزوجل

پہلی وجہ: بعض اسلامی بہنیں بیان کرنے سے اس لئے انکار کر دیتی ہیں کہ انہیں ڈر وخوف محسوس ہوتا ہے، پاؤں وغیرہ کانپتے ہیں، آواز نہیں نکلتی یا گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے وغیرہ۔۔۔

حل: اس کا بہترین حل یہ ہے کہ 20 بار یَا نَافِعُ (اول و آخر درود پاک کے ساتھ) پڑھ کر بیان کا آغاز کر دیا جائے ان شآء اللہ عزوجل خود ہی کچھ ہی عرصے میں جھجک اور خوف دور ہو جائے گا اور خود اعتمادی نصیب ہو جائے گی۔ اس کے لئے "گھر درس" دینا بھی انتہائی مفید ترین ہے۔ ابتداً ہر نیا کام بظاہر مشکل لگتا ہے مگر بار بار کرنے سے آسان ہو جاتا ہے مثلاً گھٹنوں کے بل چلنے والے بچے پر غور کیا جائے کہ پہلے پہل وہ اپنے پیروں پر چلنے میں ڈر محسوس کرتا ہے، کچھ ہی عرصے میں کوشش کرنے کے باعث اس کا تمام خوف دور ہو جاتا ہے۔ یہی معاملہ ابتداً بیان کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہے۔ غور کیجئے! "بیان کرنا اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ہے تو پھر اتنے بڑے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے چھوٹی وجوہات پر توجہ کرنا کیسا!

دوسری وجہ: اکثر اس لئے منع کر دیا جاتا ہے کہ نفس سُستی دلاتا ہے یا یوں بھی کہتی ہیں کہ "ہم ارجنٹ نہیں لیتے"

حل: ہم غور کریں کہ اس مدنی ماحول نے ہمیں کیا نہیں دیا اور ہم نے کیا نہیں پایا!!! اب وہ وقت آیا کہ ہم اس مدنی تحریک کو ہم کچھ دے سکیں تو ہم تمام تر احسانات سے منہ موڑ کر نفس کی بات مان لیں!! یہ کیسی نادانی اور بے مروتی کی بات ہے۔ کاش! دین کے کام میں سستی اور نفسانی رکاوٹیں دور ہو جائیں اور جب بھی ہمیں بیان کے لئے کہا جائے تو ہماری طرف سے "لبیک" کی صدا ہی آئے۔ لہٰذا نفس کی بات ماننا یہ آخرت میں ملنے والے کثیر منافع سے محرومی کا باعث ہے لہٰذا عقل مند وہی ہے جو آخرت کے منافع کو بڑا جانے اور اس کے حصول کے لئے خوب جدوجہد کرے

تیسری وجہ: پڑھنا لکھنا نہیں آتا۔

حل: ایسی اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ بکثرت امیر اہلسنت کے بیانات و مدنی مذاکرے سنیں۔ ان شآء اللہ عزوجل بیان سنتے رہیں گے تو ایک نہ ایک دن ہم بھی بیان کرنا سیکھ جائیں گے۔ کئی ایسی مبلغات / مبلغین ہیں جو اَن پڑھ ہیں یا بالکل معمولی پڑھے لکھے ہیں لیکن بیان سُن سُن کر بآسانی تیار کر لیتے ہیں اور ان کے بیان کو سُن کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایک اَن پڑھ اسلامی بہن بیان کر رہی ہے۔ اس بات کو امیر اہلسنت نے ایک جملے میں یوں ارشاد فرمادیا کہ **"جذبہ رہنمائی کرتا ہے"** جس کو بیان کرنے کا جذبہ ہو گا راہیں خود بخود کھلتی چلی جائیں گی۔ ان شآء اللہ عزوجل **"نیت صاف منزل آسان"**۔

چوتھی وجہ: بعض مبلغات کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ صرف اجتماع میں بیان کروں یا کثیر سننے والیوں کے درمیان بیان کروں

حل: یہ نفس کا انتہائی خطرناک ترین وار ہے ہم اپنے دل سے پوچھیں کہ ہم اپنی واہ، واہ کروانے، لوگوں کی طرف سے حوصلہ افزائی حاصل کرنے کے لئے بیان کر رہے ہیں یا اس سے رضائے الٰہی (اللہ کی رضا) مقصود ہے! جو اللہ کی رضا کا طالب ہو گا اُسے تو صرف بیان کرنا ہے چاہئے سننے والے 2، 4 ہوں یا 50، 100۔!! اللہ کی رضا کثرت و قلت پر موقوف نہیں!! الہٰذا نفس و شیطان کی چالوں سے بچتے ہوئے محض رضائے الٰہی کی خاطر ہر دم بیان کرنے کے لئے تیار رہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن اپنی رضا عطا فرمائے۔

بنادے الٰہی خلوص کا پیکر   قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارب
رہائی ملے مجھ کو کاش! نفس و شیطان سے   تیرے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یارب (وسائل بخشش)

پانچویں وجہ: گلا بیٹھ جاتا ہے لمبا بیان کرنا ممکن نہیں!

حل: جنہیں بیان کرنے کی عادت نہیں ہوتی ابتداً ان کے ساتھ ایسا ہوتا ہو گا مگر جب انسان عادی ہو جاتا ہے پھر کوئی مشکل نہیں ہوتی شیخ طریقت، امیر اہلسنت کا جذبہ مرحبا کہ آپ 3، 4 گھنٹے تک مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں!! تو کیا ہم 30/45/50 منٹ کے دورانیے کا بیان کرنے کے لئے خود کو تیار نہیں کر سکتے؟ اس کی مشق کے لئے روزانہ "گھر درس" مفید ترین ہے تا کہ گلا الفاظ کی ادائیگی کا عادی بنا رہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا بھی کرتی رہیے کہ "یا اللہ عزوجل میں تیرے دین کے لئے اپنی صلاحتیں استعمال کرنا چاہتی ہوں اگر تیری مدد شامل حال نہ رہی تو یقیناً کسی مقصد میں کامیابی ممکن نہیں، تجھے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا واسطہ میرے گلے کو درست فرمادے اور طویل وقت تک بغیر تھکے، بغیر کسی رکاوٹ کے روانی کے ساتھ بیان کرنے کی توفیق عطا فرما۔"

چھٹی وجہ: بچوں کو لے کر نکلنا مشکل ہوتا ہے یا گھر والوں کی طرف سے اجازت نہیں ہے

حل: حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے "جو عمل دنیا میں جتنا دشوار ہو گا بروز قیامت میزانِ عمل میں اتنا ہی زیادہ وزن دار ہو گا" پھر سوچیئے کہ شادیوں میں یا عزیز رشتے داروں کے یہاں کیا بچوں کو لے کر نہیں جاتے؟ گھر والوں سے اپنی خواہش پوری نہیں کرواتے تو دین کے لئے صرف 2 گھنٹے کی اجازت طلب کرنا کیا مشکل ہے! اگر تھوڑی سی ہمت اور جذبہ کے ساتھ کوشش کریں اور اس کے ذریعے ملنے والے اجر و ثواب پر نظر کریں تو بظاہر اگرچہ مشکل کام ہو گا مگر ہماری کوشش، جذبہ اور ثواب کی حرص ہمیں یہ مدنی کام کرنے پر آمادہ کرے گی۔

ان شآء اللہ عزوجل

صلو علی الحبیب   صلی اللہ تعالی علی محمد